© rasailojaraid.com

شفاف آئینہ

ذوالکفل بخاری

آتے آتے .... جاتے جاتے

سابق نگران وزیراعظم جناب معین قریشی کی غیر جانبداریاں، شفافیاں اور دیانت داریاں آج کل پھر موضوعِ سخن ہیں۔ وہ جب پاکستان بھجوائے گئے تو یہاں کے اخبارات میں ان کی شخصیت کو مندرجہ بالا محاسن کی بنیاد پر آئیڈیل بنایا گیا۔ وہ جس کام کے لئے بھجوائے گئے تھے بحسن و خوبی انجام پاچکا ہے۔ اب وہی اخبارات ہیں، وہی کالم نگار اور تجزیہ نگار صحافی ہیں کہ قریشی صاحب کے لگائے ہوئے زخموں کو شمار کرنے سے ہی انہیں فرصت نہیں!

پاکستان میں قریشی صاحب نے اپنے مختصر مگر "طے شدہ" قیام کے دوران کیا کیا؟۔ ذیل میں ان کے اسی "آنے جانے" اور "شفافیوں" کی ایک اجمالی جھلک پیش کی گئی ہے۔ (مدیر)

O معین قریشی صاحب نے ۳ ارب روپے کے نوٹ چھاپ کر جاتے جاتے افراط زر میں زبردست اضافہ **فرمایا**۔

O ان کے جانے کے بعد پاکستان کے پاس صرف دو ہفتے کے لئے زرمبادلہ کے ذخائر موجود ہیں۔

O ورلڈ بنک کے صدر مسٹر ولیم نے کہا ہے کہ معین قریشی ہمارے آدمی ہیں اور ہمیں ان پر فخر ہے۔ امید ہے کہ نئی منتخب پاکستانی حکومت ان کی پالیسیوں کو آگے بڑھائے گی۔

O "شفاف انتخابات" میں سندھ میں جانبدار انتظامیہ مسلط کی گئی (مسلم لیگ)

O نگران سرکار نے افسران کے تبادلوں پر ۵۰ کروڑ روپے خرچ کئے۔

O معین قریشی نے غیر ملکی انشورنس کمپنیوں کو ملک میں کام کرنے کی اجازت دی۔ وہ اس کے لئے وزیراعظم بننے سے کچھ عرصہ پہلے ہی سے کوشاں تھے۔

O "شفاف انتخابات" میں کراچی میں ایم کیو ایم کو قومی اسمبلی سے باہر رکھ کر اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کے انتخابات کے موقع پر سرحد میں ناکام اور پنجاب میں کامیاب دھاندلی فرما کر ---- دھن اور دھونس سے استفادہ کرنے کی "شفاف مثال" قائم کی گئی۔

O بنک قرضوں کی ناجائز وصولی اور معافی کا "سدباب" کس طرح کیا گیا۔ ملاحظہ ہو---------

"خبر یہ ہے کہ نگران حکومت نے جاتے جاتے قرضے معاف کرنے کے لئے سٹیٹ بینک کے اختیارات محدود کر دیئے ہیں۔ پہلے شیڈول بینکوں کو کوئی بھی قرضہ معاف کرنے کے لئے سٹیٹ بینک کے متعلقہ شعبے سے اجازت لینا پڑتی تھی مگر نئے احکامات کے تحت آئی ڈی بی پی، اے ڈی بی پی، فیڈرل بینک آف کوآپریٹوز اور کئی دوسرے بینکوں کو یہ اجازت دے دی گئی ہے کہ اب وہ از خود نادہندگان کے قرضے معاف کر سکتے ہیں اور اس سلسلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں کسی حد کا تعین نہیں کیا گیا۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ بھی پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ بیرونی بینک پانچ لاکھ روپے تک کے قرضے کسی وجہ کے بغیر معاف کرسکتے ہیں، یاد رہے کہ ماضی میں اس امر کے پیش نظر کہ غیر ملکی بینک، پاکستان میں اپنے ایجنٹوں کو قرضوں کے بہانے، معاوضے ادا کرنا شروع نہ کردیں، یہ پابندی رکھی گئی تھی کہ وہ پاکستان میں قرضے معاف نہیں کرسکتے لیکن اب یہ پابندی اٹھادی گئی ہے۔ اب دنیا کا ہر بینک کسی پاکستانی کو ہر سال یا دوسرے سال، پانچ لاکھ روپے دے کر بعد میں یہ قرضہ اسے معاف کرسکتا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب پاکستان میں بھارت اور اسرائیل کے بینک باضابطہ کام شروع کردیں گے اور پھر لوگوں کو اندازہ ہوگا کہ یہ پابندی اٹھانے کے سیاسی مضمرات کیا ہیں؟ قرضے معاف کرنے کی یہ نئی آزادیاں ملکی شیڈول بینکوں اور نجی بینکوں کو بھی دے دی گئی ہیں۔ ان بینکوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز پندرہ لاکھ روپے تک کے قرضے خود معاف کرسکیں گے۔

یہ خبر پڑھنے کے بعد، آپ کو میرے وہ کالم ضرور یاد آئیں گے، جن میں بارہا میں نے عرض کیا تھا کہ نادہندگان کے خلاف یہ مہم خاص مقاصد کے تحت شروع کی گئی ہے۔ مدعا وصولیابی نہیں، بلکہ پاکستانی معیشت کو پٹڑی سے اتارنے کا جو منصوبہ، سیاسی بحران پیدا کرکے شروع کیا گیا تھا، یہ اس کا ایک حصہ ہے۔ حکومت سارا زور قرضے واپس لینے کی بجائے، پاکستان کا نظام معیشت چلانے والے طبقے کو ذلیل و رسوا اور بے اعتبار ثابت کرنے پر لگا رہی تھی تاکہ دنیا میں اس کی ساکھ مجروح ہو کہ یہ لوگ دھوکے باز اور نادہندہ ہیں اور دوسری طرف اس طبقے کو اپنے ملکی حالات سے بیزار کرنا تھا کہ جہاں ان کی عزت ہی نہیں وہاں سرمایہ کاری کرنے کا فائدہ؟ جہاں تک اصل وصولی کا تعلق ہے؟ وہ ۰۰/۰۰ رہی اور اب قریباً ساری کی ساری باقی ماندہ قابل وصولی رقوم کی واپسی کے لئے جانے والے نگرانوں نے کسی قسم کی ہدایات نہیں چھوڑیں حتیٰ کہ خود سٹیٹ بینک نے جو فہرستیں شائع کی تھیں، ان میں شامل نادہندگان سے وصولی کے لئے بھی کوئی طریقہ کار وضع نہیں کیا گیا۔ یہ ساری تفصیل خود اپنے منہ سے بول رہی ہے کہ میرے اس وقت کے خدشات سو فیصد درست تھے۔ اس مہم کا فوری نقصان نواز شریف کی مستعفی ہونے والی حکومت کے سیاسی نمائندوں کو ہوا، دوسرا قومی معیشت کو اور رہ گیا سوال وصولی کا؟ تو حلوہ کھانے والے اپنا کام کرکے چلتے بنے، اب لوگ جانیں اور ان کی قسمت۔"

(نذیر ناجی۔ "سویرے سویرے" روزنامہ "نوائے وقت" ملتان ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

- یعنی "نگرانوں" کو واجبات اور قرضوں کی وصولی و واپسی میں ریکارڈ ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔
- نگران حکومت کے اپنے وزراء بھی "نادہندہ" ثابت ہوئے مثلاً سید بابر علی (وفاقی وزیر) اور شیخ امتیاز علی (صوبائی وزیر۔۔ پنجاب)

لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی، دکھائی دی نہ سنائی دی۔

- نگران وفاقی وزیر برائے پٹرولیم تجارت وغیرہ۔۔۔۔ نثار میمن صاحب کی اسلام آباد میں رہائش گاہ کی تعمیر اور پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے میں ایک خاص "تعلق" کا انکشاف ہوا تو وزیر صاحب نے "صفائی" پیش فرمانے کی زحمت بھی نہ کی۔
- نگران وزیراعظم نے اپنے بھائی سلمان قریشی صاحب کو انکی مبینہ بدعنوانیوں اور خراب شہرت کے باوصف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے قریب ہی مرکز میں تعینات فرمایا اور جاتے جاتے انہیں ایک "محفوظ" مقام پر (سول سروسز اکیڈمی) پہنچا گئے۔

O نگران وزیراعظم کی دیانت و اصول پرستی کا عملی مظاہرہ اس وقت بھی ہوا جب انہیں پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کے اجراء اور ووٹ کے اندراج میں عظیم ترین اور شفاف ترین بے ضابطگیاں روا رکھ کر راضی رکھا گیا۔

O نگران وزیراعظم نے آتے ہی روپے کی قیمت میں کمی فرما کر، اندرونِ ملک مہنگائی کو آسمان پر پہنچایا۔ بیرونِ ملک اس کا کوئی ٹھوس فائدہ ہنوز سامنے نہیں آسکا۔ اس سے البتہ ملک پر قرضوں کا بوجھ آپ سے آپ کئی گنا بڑھ گیا۔

O نگران وزیراعظم نے "انتخابات کے انعقاد" کے علاوہ جتنے بھی اقدامات کئے وہ سب واضح طور پر ان کے "مینڈیٹ" سے "تجاوز" تھے۔ یہ بے اصولی اور بددیانتی بھی حد درجہ شفاف تھی۔

O نگران حکومت نے سابق وزیراعظم نواز شریف کا "مہنگا" طیارہ پی آئی اے کو دے کر قوم کی خدمت کی لیکن نگران صدر وسیم سجاد نے تقریباً اس طیارے کی قیمت ہی کی دنیا کی مہنگی ترین موٹر کار اپنے لئے منگوا کر قوم کی اس سے بھی زیادہ بے لوث خدمت کی۔

ایک اخبار نے اطلاع دی ہے کہ سابق نگران وزیراعظم معین قریشی جاتے جاتے دو سو افسروں کی ترقی اور تقرر کے احکامات جاری کر گئے اور یہ تمام احکامات انہوں نے آخری تین گھنٹوں میں جاری کئے۔ ترقی پانے والوں میں ان کے بھائی بھی شامل ہیں۔ جنہیں دیگر ۱۶ افسروں کے ساتھ گریڈ ۲۲ میں پرموٹ کر دیا گیا۔ اسی طرح نگران وزیراعظم نے امریکہ میں ٹریڈ کمشنر کی ایک نئی آسامی پیدا کر کے اس پر اپنے ایک عزیز کی تقرری کے احکامات جاری کر دیئے۔

"بعض لوگوں کو شبہ تھا کہ نگران وزیراعظم پاکستانی شہری نہیں ہیں۔ اگرچہ معین قریشی نے پاکستانی شناختی کارڈ حاصل کر لیا تھا لیکن پھر بھی بعض لوگوں کو ان کی پاکستانی شہریت پر یقین نہ آیا۔ ہمارے خیال میں اب ان تمام لوگوں کے شبہات دور ہو گئے ہوں گے اور انہیں یقین آ گیا ہو گا کہ معین قریشی امریکہ میں ۲۵ سال گزارنے کے باوجود اندر سے پکے پاکستانی ہیں اور ان کا پاکستانی مزاج تبدیل نہیں ہوا۔" ("سر راہے"۔ "نوائے وقت" ملتان۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

امیر شریعت نمبر

O خطیب الامت، بطلِ حریت، اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے صد سالہ یوم ولادت ۱۹۹۲ء کے موقع پر ادارہ نقیب ختم نبوت اپنی خصوصی اشاعت "امیر شریعت" نمبر (حصہ اول) پیش کرچکا ہے۔ اس نمبر کو اندرون و بیرون ملک اتنی پذیرائی ملی کہ بہت سے احباب اس کے حصول کیلئے ہمیں خطوط لکھ رہے ہیں ـــــ **تمام احباب اور قارئین** مطلع رہیں کہ اب ادارہ کے ذخیرہ میں بھی اس کے نسخے ختم ہو چکے ہیں۔

O ہم اپنے وعدہ کے مطابق ان شاء اللہ جلد ہی امیر شریعت نمبر حصہ دوم قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں ـــــ تفصیلات آئندہ کسی شمارہ میں شائع کر دی جائیں گی۔ (مدیر)

© rasailojaraid.com